صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 24 جون 2015ء 6 رمضان 1436 ہجری 24 احسان 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 144

جنت کو آراستہ کر دیا گیا

حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ میں نے رمضان کے شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ۔

’’اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو‘‘ اس پر ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کیلئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

ہفتہ تعلیم القرآن

نظارت تعلیم القرآن کے تحت سال 2015ء کا تیسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 10 تا 16 جولائی 2015ء منانے کا پروگرام ہے۔

تمام امراء وصدران کرام، اور سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسبِ استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے، ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں اور ان احباب کی رپورٹ (تنظیم وار) ارسال کریں جنہوں نے ناظرہ قرآن کا ایک دور یا ایک سے زیادہ دور کئے ہوں۔ نیز احباب کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی بھی تلقین کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں تا کہ ہر فردِ جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے کا عادی بن جائے۔

☆ جماعتیں پروگرام ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ نظارت تعلیم القرآن ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

☆............☆............☆

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

رمضان کے مہینے میں روزہ ہم پر اس لئے فرض نہیں کیا گیا کہ ہم تکلیف اُٹھائیں۔ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ (بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر) اللہ کے دین یعنی دین...... میں کسی پر کوئی ایسی تنگی نہیں ڈالی گئی جو اس کے جسمانی یا دیگر قویٰ کی نشوونما میں روک بنے بلکہ سارا دین اور دین کے سب احکام کی غرض ہی یہی ہے کہ انسان سہولت سے اور آرام سے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ لگا جیسا کہ دوسری جگہ بھی اس کی وضاحت ہے کہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنا ہم پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ صوم ہم پر فرض کیا گیا ہے اور ان دو میں بڑا فرق کیا ہے شریعت (-) نے۔ بھوکا تو ایک غریب بھی رہتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ بھوکا تو ایک بیمار بھی رہتا ہے۔ ڈاکٹر اسے کہتا ہے کہ تیری بیماری ایسی ہے کہ 24 گھنٹے یا بعض دفعہ 48 گھنٹے تیرے معدے میں غذا نہیں جانی چاہئے لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسا شخص صائم یعنی روزے دار نہیں ہوتا۔ بھوکا تو وہ بھی رہتا ہے جو جنگل میں راہ گم کر دیتا ہے اور کئی دن تک اسے کھانے کو نہیں ملتا لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صائم نہیں ہوتا۔ پس محض بھوکا رہنا انسان کو روزہ دار نہیں بناتا بلکہ وہ بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے جس میں انسان دو پہلو اختیار کرتا ہے۔ ایک شہوت نفس سے بچنے کا پہلو جو کہ ایک عام Symbol (سمبل) اور علامت ہے اور جس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہر قسم کی آفات نفس سے بچنے کی کوشش کرو اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اس لئے اللہ تعالیٰ کی تدبیر نے بھوکے رکھے ہیں کہ وہ بھوکے رہ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں ان کے پیٹ بھرنے کے لئے سعی اور کوشش کی جائے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دوسرے اصول کے متعلق بھی ہمارے لئے اپنی زندگی میں ایک بہترین اُسوہ اور کامل نمونہ قائم کیا چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔

كَانَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ویسے بھی بڑے سخی تھے اور دوسروں کو سکھ پہنچانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے لیکن رمضان کے مہینے میں تیز ہوائیں اپنی تیزی میں آپ کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔ اس قدر جود اور سخا پائی جاتی تھی پھر صرف پیسے کی نہیں بلکہ دوسروں کو خیر اور بھلائی پہنچانے کیلئے ایک سخاوت ہوتی ہے۔ سخی دل انسان صرف اپنے مال یا اپنی دولت ہی سے دوسرے کو فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنے وقت سے بھی دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں سے بھی فائدہ پہنچا رہا ہوتا ہے۔ انسان اپنی اس فطرتی سخاوت کا مختلف طرق سے اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی سخی تھے لیکن رمضان کے مہینے میں آپ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ تمہیں بھوکا اس لئے نہیں رکھا گیا کہ تم بھوک کی تکلیف اُٹھاؤ بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ دوسروں کی بھلائی کے کام کرو، نیکی کے کام کرو اور دوسروں کو سُکھ پہنچانے کی سعی کرو۔ اپنے پیسے سے بھی، اپنے اثر و رسوخ سے بھی اور اپنی دعاؤں سے بھی۔ (خطبات ناصر جلد دوم صفحہ 955)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ادار یہ

محمود ہال لندن۔ایک اہم تاریخی عمارت

لندن مشن کی تاریخ میں سب سے زیادہ اہمیت بیت الفضل اوراس کے بعد محمود ہال کی ہے۔بیت فضل کی عمارت 1926ء میں مکمل ہوئی اور گنجائش بہت محدود تھی۔اس لئے بڑی دیر سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ بیت کے علاوہ بھی کوئی ہال ہو۔جہاں تقاریب منعقد کی جاسکیں۔مگر مالی تنگی کی وجہ سے ممکن نہ ہوسکا۔آخرکار 1967ء میں محمود ہال کی تعمیر ہوئی اوراس کی تعمیر بھی نہایت معجزانہ طور پر ہوئی۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب 1967ء میں یورپ کے دورے پرتشریف لے گئے۔تو 30 جولائی 1967ء کو لندن مشن کے احاطہ میں محمود ہال کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی۔

پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دست مبارک سے بنیاد میں اینٹ نصب فرمائی۔ بعدازاں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب اورحضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود نے بھی ایک ایک اینٹ رکھی۔پھر حضور نے جملہ حاضرین سمیت دعا کرائی۔

یہ ہال اوراس کے علاوہ لائبریری، مشن ہاؤس اور مکانات حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کے قائم کردہ ’’ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ‘‘ کے ذریعہ تعمیر ہوئے۔

(الفضل 9۔اگست 1967ء صفحہ 12)

مکرم بشیر احمد رفیق صاحب سابق امام بیت الفضل لندن ومربی انچارج انگلستان محمود ہال کی تعمیر وغیرہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

’’ایک تعمیری ادارہ اس شرط پر رقم دینے پرآمادہ ہوا کہ وہ ہمارے منظور شدہ نقشہ کے مطابق تعمیر مکمل کر کے دیں گے اور مرکز اگلے 25 سال میں بالاقساط ان کی رقم واپس کرے گا۔نقشہ جات کی منظوری کا کام شروع ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نقشہ کی منظوری عطا فرمائی لیکن جب معاہدہ پر دستخط کرنے کا وقت آگیا اور سب تیاری مکمل ہوگئی تو اچانک بغیر کسی نوٹس کے تعمیراتی کمپنی نے رقم دینے سے انکار کردیا اور قریباً ایک سال کی تگ ودو کا نتیجہ کچھ نہ نکلا اور خاکسار نے نہایت افسردگی کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ مرکز کا اور تعمیری کمیٹی کا ایک سال ضائع ہوگیا اور جو امید ہم نے ایک کشادہ، خوبصورت اورآرام دہ مشن ہاؤس کی تعمیر کی باندھی تھی وہ سب ختم ہوگئی۔

جس دن کمپنی مذکورہ نے مجھے انکار کا خط لکھا اس سے اگلے دن حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب ہالینڈ سے لندن تشریف لائے اور خاکسار کے مہمان ہوئے۔رات کے کھانے پر باتوں باتوں میں تعمیراتی کمپنی کا رقم دینے سے انکار کا بھی ذکر آیا اور خاکسار نے نہایت افسردگی کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ مرکز کا اور تعمیری کمیٹی کا ایک سال ضائع ہوگیا اور جو امیدیں ہم نے کشادہ، خوبصورت اور آرام دہ مشن ہاؤس کی تعمیر کی باندھی تھیں وہ سب ختم ہوگئیں۔مکرم چوہدری صاحب خاموش رہے اور بات ختم ہوگئی۔اگلے ہفتہ مکرم حضرت چوہدری صاحب پھر لندن تشریف لائے اور خاکسار کے مہمان ہوئے۔رات کے کھانے پرانہوں نے فرمایا کہ اگر انہی شرائط پر تعمیر مشن ہاؤس کے لئے میں رقم کا انتظام کردوں جن شرائط پر رقم تعمیراتی کمپنی کو ادا کی جانی تھی تو کیا مرکز کو منظور ہوگا؟ خاکسار نے خوشی کے ساتھ کہا کہ مرکز کو اور کیا چاہئے لیکن اگر آپ کی آفر پختہ ہے تو میں فوراً حضور سے اجازت حاصل کرنے کے لئے لکھ دوں گا۔مکرم چوہدری صاحب فرمانے لگے بے شک لکھ دیں۔میں نے فوری حضور کو اطلاع دی۔حضور نے بذریعہ تار منظوری عطا فرمادی اور یہ طے پایا کہ مکرم چوہدری صاحب مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے رقم کا انتظام کریں گے۔مرکز تکمیل کے بعد 25 سال کے عرصہ میں مکرم چوہدری صاحب کا قرضہ واپس کرے گا۔اس وقت تعمیر کا اندازہ ایک لاکھ پاؤنڈ لگایا گیا۔نقشہ جات حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے جو منظور ہوکر آگئے اور کام شروع ہوگیا۔جب تعمیر مکمل ہوگئی تو مشن ہاؤس میں مناسب فرنیچر، پردے، تزئین وآرائش کا مرحلہ پیش آیا۔معاہدہ میں صرف تعمیر کی ذمہ داری چوہدری صاحب کی تھی جب تعمیر کی تکمیل ہوگئی تو میں نے حضرت چوہدری صاحب سے فرنیچر وغیرہ کے سلسلہ میں بھی مدد کی درخواست کردی۔وہ فرمانے لگے کہ یہ تو معاہدہ میں شامل نہ تھا۔لیکن ٹھیک ہے جہاں اتنا خرچ کیا ہے وہاں یہ بھی سہی۔

جب تعمیر وتزئین وآرائش کے جملہ مراحل بخیروخوبی طے ہوگئے تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم کی تعمیل میں معاہدہ کا ڈرافٹ مکرم چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کردیا۔انہوں نے فرمایا کہ وہ اس کا مطالعہ کریں گے اوراگلے ہفتہ دستخط کی باقاعدہ کارروائی ہوگی۔حضور نے ازراہ شفقت مرکز کی طرف سے خاکسار کو دستخط کرنے کا اختیار عطا فرمایا تھا۔اگلے ہفتہ چوہدری صاحب ہالینڈ سے تشریف لائے اور فرمایا کہ انہوں نے معاہدہ کا مطالعہ کرلیا ہے اور وہ اب اس پر دستخط کرنے کو تیار ہیں۔خاکسار نے عرض کیا کہ کل مجلس عاملہ کی میٹنگ بلالیتے ہیں، ان کے سامنے دستخط ہوجائیں گے۔اگلے دن صبح سویرے حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں رات بھراس بات پرغور کرتا رہا اور کسی قدر بے چینی کا شکار رہا اور اپنے آپ کو مخاطب کر کے گفتگو کرتا رہا کہ ظفراللہ خاں! یہ جو کچھ بھی تجھے ملا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اوراحسان ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے۔جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں دولت دیتے وقت کوئی شرائط عائد نہیں کیں تو پھر تم خدا کو کچھ حصہ اس دولت کا واپس کرتے وقت شرائط لگانے میں کس حد تک حق بجانب ہو؟ خدا تعالیٰ کا شکر تم اسی طرح ادا کرسکتے ہو کہ برضا ورغبت اور بشاشت یہ ساری رقم اور جو رقم تم نے خرچ کی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کردو۔

فرمایا:

’’معاہدہ میں نے پھاڑ دیا ہے۔مشن ہاؤس جماعت کو مبارک ہو۔صرف ایک شرط ہے کہ میری زندگی میں اس بات کو مشتہر نہ کیا جائے کہ مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے رقم میں نے فراہم کی تھی۔یہ رقم میری طرف سے تحفہ ہے۔‘‘

(چند خوشگوار یادیں صفحہ 209 تا 212 از بشیر احمد رفیق صاحب۔مطبوعہ 2009ء یونی ٹیک پبلیکیشنز قادیان)

23 مئی 1970ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے محمود ہال کا افتتاح فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عمارت جماعتی دفاتر کا مجموعہ بھی تھی، گیسٹ ہاؤس اورمہمان خانہ بھی۔ تقریب ہال بھی اورسٹور بھی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی لندن ہجرت کے بعد تو محمود ہال نے نہایت اہم خدمات سرانجام دیں۔حضور انور کی بیشمار مجالس سوال وجواب یہاں منعقد ہوئیں۔ایم ٹی اے لندن کا آغاز بھی اسی ہال سے ہوا۔جب ایک چھوٹے سے کمرے میں سٹوڈیو بنایا گیا۔اس تاریخی عمارت کو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔

☆..........................☆..........................☆

اردو کے ضرب المثل اشعار

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رَنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

....

جذبۂ شوق سلامت ہے تو انشاء اللہ
کچے دھاگے سے چلے آئیں گے سرکار بندھے

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

کلاس واقفین نو اور واقفات نو۔ سوال و جواب۔ روزہ رکھنے کی عمر کیا ہے؟

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

31 مئی 2015ء

حصہ دوم

ایک بچے نے سوال کیا کہ جو شہید ہوتے ہیں ان کو انہی کپڑوں میں کیوں دفنا دیا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کس نے کہا ہے؟ بعض دفعہ ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ جنگوں میں جو شہداء ہوتے تھے، اس وقت ان کے کفن دفن کے لئے کوئی چیز نہیں ہوتی اور نعشوں کے خراب ہونے کا خطرہ ہوتا تھا۔ اس لئے ان کو آنحضور ﷺ نے اس وقت جس کپڑے میں وہ ہوتے تھے دفنا دیتے تھے، بلکہ ان کی تو ایسی حالت ہوتی تھی کہ کپڑے بھی ان کے پاس پورے نہیں ہوتے تھے، اگر سر کو ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے تھے پاؤں ڈھانکتے تھے سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس جب اس طرح حالت ہو کہ نعش خراب ہونے کا خطرہ ہو تو نہلائے بغیر اسے دفن کیا جا سکتا ہے لیکن اگر کسی شہید کی ایسی حالت نہیں ہے اور اس کو نہلایا جا سکتا ہے تو پھر اس کو نہلایا بھی جاتا ہے اور کفنایا بھی جاتا ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم ٹرین میں سفر کرتے ہیں تو اور بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس pets ہوتے ہیں تو اگر ان کا pet ہمارے کپڑوں سے لگ کے گزرے تو انہی کپڑوں میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آجکل تو وہ اپنے pet کو Shampoo کرا کرا کے اتنا صاف کر دیتے ہیں کہ تمہارے کپڑوں سے زیادہ صاف وہ Pet ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ نماز پڑھی جا سکتی ہے اگر کپڑے بدلنے کا موقعہ ہو تو بدل لئے لیکن اس بہانے سے نماز چھوڑی نہیں جا سکتی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کے پاس بڑے بڑے بکریوں کے ریوڑ ہوتے تھے اور ان کی نگرانی کے لئے انہوں نے Shepard جو کتے ہوتے ہیں رکھے ہوتے تھے، اس زمانہ میں بھی کتے ہوتے تھے اور کتوں کو رکھا ہوتا تھا تا کہ بکریوں کے ریوڑ کو ایک جگہ Contain کر کے رکھیں۔ تو وہ جو ریوڑ کی رکھوالی کرنے والے صحابہ تھے وہ سارا دن پھرتے تھے کتے بھی ان کے ساتھ رہتے تھے، ان کے کپڑوں سے Touch بھی کرتے ہوں گے، وہ صحابہ آتے تھے اور پھر مسجد نبویؐ میں نماز پڑھ کے بھی چلے جاتے تھے۔ وہ کپڑے بدل کے اور نہا دھو کے تو نہیں نہ آیا کرتے تھے۔ یہ تو نماز نہ پڑھنے کے بہانے ہیں۔ اگر لگ جائے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ایک کتے کے اوپر ہی زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن یہ بلی کو سارا دن چومتے رہتے ہیں۔ یہ بلیاں بھی تو ہوتی ہیں۔ پرندے بھی ہو سکتے ہیں۔ کتوں کی بات کر رہے ہو تو اگر ساتھ لگ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، تم آرام سے نماز پڑھ سکتے ہو اور پھر بعد میں اگر تمہیں زیادہ کراہت آتی ہے تو جا کے کسی وقت کپڑے بدل لو، لیکن نماز کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہمارے ہاں پاکستان میں رواج ہے کہ کتے کو ہاتھ لگ گیا تو جب تک سات دفعہ ہاتھ نہ دھو لو تو اس وقت تک تمہارے ہاتھ پاک نہیں ہوتے، ایک عورت ربوہ میں آئی، غیر (از جماعت) دودھ دینے والی عورتیں اور مرد اردگرد کے گاؤں سے آیا کرتے ہیں۔ کسی کے گھر میں کتا رکھا ہوا تھا۔ اس کا ہاتھ لگ گیا یا کتے نے اس کا ہاتھ چاٹ لیا تو اس نے ایک دفعہ صابن سے ہاتھ دھویا اور ختم ہو گیا تو وہ کہنے لگی۔ ہے ہے تم تو کافر ہو گئے، ہاتھ کو سات دفعہ دھونا چاہئے تھا تمہیں کتے کی زبان لگ گئی ہے اور ناپاک ہو گئے تم، پلید ہو گئے، دور ہو جاؤ، میں تمہیں آئندہ سے دودھ بھی نہیں دوں گی، تو یہ حالت ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں تو کسی کام کے لئے اتنا زیادہ مبالغہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔

ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کب مسلمانوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض کیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر نازل فرمایا بلکہ قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر پانچ نمازوں کا حکم ہے بلکہ ان کے اوقات بھی بتائے گئے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے اپنی سنت سے ہمیں بتایا کہ یہ پانچ نمازیں کیسے اور کس وقت ادا کی جائیں۔ ایک حدیث بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ مغرب اول وقت میں ادا فرمائی اور دوسرے وقت میں آخری وقت میں ادا فرمائی، اسی طرح عشاء، فجر، ظہر اور عصر کی نمازیں بھی اول اور آخری اوقات میں ادا فرمائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دو مختلف اوقات میں نمازیں کیوں ادا فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتہ میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے یہ دو اوقات نمازوں کے بتائے تھے ایک اول وقت اور ایک انتہائی وقت بتایا ہے کہ ان کے دوران نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ پس یہ مختلف اوقات آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور جب Free Time میں آپ کھانا کھاتے ہوئے یا سوتے ہوئے جو بھی کرتے ہیں اس وقت بھی آپ کے پاس Security ہوتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میرا تو اس طرف دھیان نہیں رہتا، آفس میں میرے قریب کوئی نہیں ہوتا۔ میں گھر میں بالکل Free ہوتا ہوں اور دفتر میں بھی Free ہوتا ہوں بلکہ رات کو میں اپنے دفتر میں کام کر رہا ہوتا ہوں اور دفتر کا کوئی عملہ بھی میرے پاس نہیں ہوتا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفین نو کو اپنے مبارک دستخطوں سے انعامات عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سال 2014ء کے سالانہ جائزہ نصاب وقف نو میں اپنی عمر کے حساب سے جرمنی بھر میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کی تھیں۔ بارہ سال کے گروپ میں اول عزیزم سدید حمید، دوم عزیزم محمد فرحان شیخ اور سوم عزیزم فراست حسبان علی قرار پائے۔ تیرہ سال کے گروپ میں اول عزیزم عثمان احمد عامر، دوم عزیزم فاران راشد اور سوم مصباح الحق شمس رہے۔ چودہ سال کے گروپ میں اول عزیزم جاذب آصف، دوم حسن احمد سلام سندھو اور سوم ارسلان احمد ڈھلوں رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین

واقفین نو کی کلاس سات بج کے دس منٹ پر ختم ہوئی۔

کلاس واقفات نو

بعد ازاں واقفات نو کی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کلاس میں بھی جرمنی بھر سے چودہ سے سولہ سال کی تقریباً اڑھائی سو واقفات نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

اس کلاس کا موضوع ''مغربی معاشرہ میں واقفہ نو کا کردار'' رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزہ عائشہ احمد نے سورۃ الحشر کی آیات انیس تا اکیس کی تلاوت کی جن کا اردو ترجمہ عزیزہ نائلہ طارق نے پیش کیا۔

بعد ازاں آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ فرحین منیر نے پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد عزیزہ عمامہ متین اور عزیزہ ہالہ مبشر نے ملفوظات حضرت مسیح موعود میں سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 ص 22)

آپ مزید فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 455)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یہ بات ہر ایک فہیم انسان سمجھ سکتا ہے کہ بہت سا حصہ انسانوں کا نفس امارہ کے تحت چل رہا ہے اور وہ اپنے نفس کے ایسے قابو میں ہیں کہ اس کے جوشوں کے وقت کچھ بھی خدا تعالیٰ کی سزا کا دھیان نہیں رکھتے جوان اور خوبصورت عورتوں کو دیکھ کر بدنظری سے باز نہیں آتے اور ایسے ہی بہت سی عورتیں ہیں کہ خراب دلی سے بیگانہ مردوں کی طرف نظر کرتی ہیں اور جب فریقین کو باوجود ان کی اس خراب حالت میں ہونے کے پوری آزادی دی جائے تو یقیناً ان کا انجام وہی ہوگا جیسا کہ یورپ کے بعض حصوں سے ظاہر ہے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 مطبوعہ لندن ص 173)

بعد ازاں حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ''عزیزو! دل رہیں آباد بس اس کی محبت سے'' عزیزہ عائلہ احمد نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ کومل قاسم، دانیہ طاہر، ناعمہ نایاب، وجیہہ خان، نائلہ افتخار، کافیہ احمد نے باری باری درج ذیل مضمون میں سے کچھ حصے پیش کئے۔

یورپ کا معاشرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

یورپ کے معاشرے کو اگر دو لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہ تموج پیدا کرتا ہے، بے چینی پیدا کرتا ہے، ایسی تحریکات آپ کے سامنے رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں دل بے اطمینانی ہی محسوس نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر طلب کی ایک ایسی آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کسی پانی سے بجھ نہیں سکتی۔

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان۔ 27 دسمبر 1991ء۔ حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ ص 72)

یورپین معاشرے کی صورتحال کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

روز بروز جو نئی زندگی کی دلچسپیوں اور مشاغل کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ نئے نئے ناچ گانوں کی قسمیں، نئی لذت یابی کے سامان ...... اپنے سر کے بالوں کے حلیے بگاڑ دینے، اچھے بھلے لباس کو تار تار کر کے اس طرح پہننا کہ گویا پھٹا ہوا لباس ہی ان کی نمایاں شان کے مطابق ہے اور اچھا لباس ان کی شان گرانے والا ہو گا۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں پاگل پن کی باتیں نظر آتی ہیں لیکن فی الحقیقت ان کے نیچے ان کے اندر ایک بہت گہرا ناسور ہے جو رس رہا ہے۔ ایک بہت بڑا دکھ ہے ان کے اندر، ایک بہت بڑا دکھ ہے جس کی علامتوں کے طور پر ان سے یہ حرکتیں سرزد ہو رہی ہیں۔ ان کی بھاری اکثریت آج اپنے ماضی سے پوری طرح غیر مطمئن ہو چکی ہے۔ اپنے ماضی پر انہیں کوئی اعتماد نہیں اور کوئی یقین نہیں رہا اور ایک بھیانک مستقبل ہے۔

(مشعل راہ جلد سوم ص311)

یورپ کے ماحول میں حیا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حیا کا تصور ہر قوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے اس سے کسی احمدی بچی کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس اور فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے، ایک احمدی عورت کو اسے اور چمکانا چاہئے، اسے اور نکھارنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہئے۔

ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے ذریعے عریانی اور بے حیائی کا ایک طوفان اُمڈ آیا ہے۔ ایک احمدی لڑکی کا فرض ہے کہ وہ کسی احساس کمتری کے بغیر، فیشن کی تقلید کرتے ہوئے اس حد تک نہ بڑھ جائے کہ بے حیائی کا یہ سیلاب اسے بہالے جائے۔ بلکہ اپنے کردار و عمل سے ایک مضبوط بند اس کے آگے باندھ دے اور دنیا پر یہ ثابت کر دے کہ (دینی) تعلیم پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی عزت و عصمت کی حفاظت دوسروں سے زیادہ بہتر انداز میں کر سکتی ہے۔ بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا، مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا، کزنز، کلاس فیلوز، لڑکوں اور دوسرے غیر مردوں سے غیر ضروری دوستی اور میل جول، چست اور عریاں لباس کا استعمال، لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنا یا ان میں شامل ہونا، جینز کے ساتھ چھوٹا سا بلاؤز پہن لینا، ایسی ملازمت کرنا جہاں لباس حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے، بیہودگی اور مخرب اخلاق رسائل و کتب پڑھنا اور فلمیں دیکھنا، شادیوں میں ڈانس کرنا، یہ سب وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اس کی حیا چھین کر اسے بدصورت بنا ڈالتے ہیں اور جہاں حیا کا احساس ختم ہو جائے وہیں سے پاکدامنی پر چھینٹے پڑنے کے خطرات کا آغاز ہو جاتا ہے۔

پس ہر احمدی لڑکی یہ یاد رکھے کہ اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کو مان کر (دین) کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا ایک مقام اور تقدس ہے جو اسے دوسروں سے ممتاز کر رہا ہے۔ مگر یہ پہچان اور امتیاز صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ (دینی) تعلیم پر عمل پیرا ہو، کسی احساس کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ہر اس عمل سے دور رہے جس سے حیا اور پاکدامنی پر معمولی سی آنچ بھی آتی ہو۔ اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھانکے جو تقویٰ کا لباس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل 19 اکتوبر 2011ء ماہنامہ مصباح ربوہ اپریل 2012ء ص15,14)

برائیوں سے بچاؤ کے لئے زریں نصائح

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے خلفائے کرام مغربی معاشرے کی برائیوں کی نشاندہی کر کے ہمیں اپنے اندر کی کمزوریوں کو دور کرنے اور اپنے کردار کی اصلاح کرنے کے لئے کئی امور کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے چند امور پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

اس معاشرے میں جہاں ماحول نیکیوں کے مخالف ہے، جہاں بدیوں کو تقویت دینے والا ہے وہاں بچپن ہی سے نیکیوں سے ذاتی لگاؤ پیدا کرنا اور اس کے لئے روزمرہ کے مواقع سے فائدہ اٹھانا بہت ضروری ہے۔ دوسری بات جو سمجھانے کی ضرورت ہے وہ خود اعتمادی پیدا کرنا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے جب بچے باہر سکولوں میں جاتے ہیں تو بعض لوگ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ لیکن ان میں اگر خود اعتمادی ہو اور ماں باپ ان کو پہلے سے سمجھا چکے ہوں کہ تمہاری نیکیوں پر سوسائٹی تمسخر اڑائے گی، تمہیں ذلیل نظروں سے دیکھے گی لیکن تم نے سر اٹھا کر چلنا ہے۔ اگر کہیں سر اٹھانا جائز ہے تو اس موقع پر سر اٹھانا جائز ہے۔ پس نیکی پر خود اعتمادی یہ بہت ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 1997ء۔ مشعل راہ جلد 4 ص433)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حدیث میں آیا ہے کہ جہاں مزاج کے مطابق بات نہ ہو اس مجلس سے اٹھ جانا چاہئے۔ جہاں صرف شور شرابا اور ہو ہا ہو رہا ہے۔ بلاوجہ غل غپاڑہ مچایا جا رہا ہے۔ یہاں نوجوانوں میں اکثر بلاوجہ شور مچانے کی عادت ہے۔ پھر غلط قسم کی لڑکوں اور لڑکیوں کی دوستیاں ہیں تو ان سے ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ بچیں۔ ان لوگوں میں تو یہ عادت اس وجہ سے بھی ہے کہ ان کو دین کا پتہ کچھ نہیں۔ ان کا دین کا خانہ خالی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مزے کا نہیں پتہ، اس لئے وہ اپنی باتوں میں، اس شور شرابے میں سکون اور سرور تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے نوجوانوں کو ہمارے لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے راستے حضرت اقدس مسیح موعود نے اس زمانے میں سکھا دیئے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی مجلسیں جو لہو و لعب کی مجلسیں ہوں، فضول قسم کی مجلسیں ہوں اور تاش اور ناچ گانے وغیرہ کی مجلسیں ہوں، شراب وغیرہ کی مجلسیں ہوں ان سے بچتے رہنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء۔ مشعل راہ جلد 5 ص243,242)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارے میں فرماتے ہیں:

"برائیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ گیارہ بارہ سال کی عمر یا چودہ پندرہ سال کی عمر کے بچے ایسی عمر کے بچے ہیں جن کو برائی اور نیکی کا بڑی اچھی طرح پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر برائیوں سے بچنے کی اس میں دعا سکھائی ہے۔ نماز میں سورۃ فاتحہ میں آپ پڑھتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے آپ دعا مانگتے ہیں کہ اللہ میاں ہمیں برائیوں سے بچا اور صحیح رستے پر چلا اور برائیوں سے بچنے کے لئے اور صحیح رستے پر چلنے کے لئے ہم تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں، تیرے آگے جھکتے ہیں۔ پھر نیک لوگوں کے رستے پر چلا ہمیں اور وہ نیک لوگوں کا رستہ کیا ہے؟ وہ راستہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں دکھایا اور اسی رستے پر چل کر ہمیں کامیابیاں مل سکتی ہیں۔ تو اس لئے جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو غور سے پڑھیں سوچ سمجھ کر پڑھیں"۔

(خطاب 10 اپریل 2005ء برموقع اطفال ریلی برطانیہ۔ مشعل راہ جلد 5 ص347,346)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں "پھر اللہ میاں کا حکم ہے برائیاں جو بہت ساری ہیں ان سے رکنے کا اور اچھائیاں اختیار کرنے کا۔ ان میں سے ایک نیکی یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کی عزت کرو، ان کا احترام کرو، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ہمیں دعا سکھائی ہے (-) کہ اے اللہ تو ان پر رحم کر، ان کا ہر دم محافظ ہو، ہر وقت ان کی نگہداشت کر، ان پر رحم فرما"۔

(خطاب 10 اپریل 2005ء برموقع اطفال ریلی برطانیہ۔ مشعل راہ جلد 5 ص347,346)

آخر میں میں حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ پر اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔

"خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو کہ یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم نمازوں میں دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاؤ"۔

(ملفوظات جلد 3 ص608)

مضامین پیش کئے جانے کے بعد عزیزہ خنسا نوید، سلسبیل ظفر، دانیہ کائنات، دانیہ عابد نے ایک ترانہ

پیام حق سنانا ہے، نئی منزل دکھانی ہے
ہمیں بھٹکے ہوؤں کو پھر سے سیدھی راہ دکھانی ہے

ترنم سے پڑھ کر سنایا۔

سوال و جواب

پروگرام پیش کئے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو بچیوں کو سوالات پیش کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا:

ہماری ٹیچر نے سکول میں سوال کیا تھا کہ آیا تم لوگ سزائے موت کے حق میں ہو یا نہیں؟ اس پر میں نے کہا تھا کہ میں تو سزائے موت کے حق میں ہوں کیونکہ میں نے ایک دفعہ سنا تھا کہ دین کہتا ہے کہ جان کے بدلہ جان اور کان کے بدلہ کان۔ اس پر ہمارا ٹیچر کہہ رہا تھا کہ دین تو پھر بہت ظالم مذہب بہت ہے۔ میں نے اب پوچھنا تھا کہ دین میں ایسا کیوں ہے اور ہم ٹیچروں کو کیا جواب دیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ تورات کیا کہتی ہے؟ پہلے ان سے کہو کہ تورات پڑھو۔ ظالم مذہب تو یہودیوں کا ہے جو عام طور پر چھوڑتے نہیں۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ بدلہ میں تو ہے لیکن اگر تم دیت دے دیتے ہو اور اس کے رشتہ دار معاف کر دیتے ہیں تو کچھ پیسے دے کر دیت دے کر، کچھ مال دے کر اس کو بخشا بھی جا سکتا ہے۔ جس نے کسی کو قتل کیا وہ ظالم نہیں ہے، اور اس کو اگر اس کی سزا دی جائے تو حکومت یا قانون جو اس کو سزا دیتا ہے۔ وہ ظالم ہے۔ حالانکہ (دین) پھر یہ بھی کہتا ہے کہ اگر اس کے رشتہ دار اس کو معاف کر دیتے ہیں۔ بغیر کچھ لئے بھی اس کو معاف کر سکتے ہیں اور کچھ لے کر بھی اس کو معاف کر سکتے ہیں۔ جس کو دیت کہتے ہیں۔ تو اس طرح سے اس کو معاف کر سکتے ہیں۔ (دین) سزا تو دیتا ہے لیکن ساتھ معافی کی بھی بات کرتا ہے۔ (دین) سزا دیتا ہے لیکن کہتا ہے کہ اگر اصلاح بغیر سزا کے ہو سکتی ہے تو اصلاح کرو۔ (دین) کا قانون بڑا Balance قانون ہے۔ اس کو کہو کہ تورات پڑھو اور پہلے اپنے یہودیوں کو ظالم کہو، پھر دیکھیں گے کہ جرمنی میں یہودیوں کو کوئی ظالم کہہ کر بچتا ہے کہ نہیں۔ Anti-Semitism کا ہر جگہ قانون پاس ہے اور وہ قانون سامنے آ جائے گا۔ کسی یہودی کو برا کہو تو تمہیں مار دیں گے۔ اس ٹیچر کو کہو کہ پہلے تو رات کی بات کرو، قرآن کی بات بعد میں کرنا۔ تو پھر وہ برا کہتا ہے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہوتی Confidence سے بحث کیا کرو۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

میرے دو سوال ہیں۔ پہلے میں نے پوچھنا تھا کہ ڈاکٹر پہلے سے بتا دیتا ہے کہ مرنے والے ہیں پھر Assistant-Dying استعمال کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمہارا سوال ہی غلط ہے۔ ڈاکٹر کوئی خدا ہے کہ جو بتا دیتا ہے کہ مرنے والے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں اور انسان ایسی Stage پر چلا جاتا ہے کہ جہاں انسان پر Oxygen بھی پوری طرح کام نہیں کر رہی ہوتی ہے اور سے Ventilator پر رکھا ہوتا ہے۔ یا اس کے گردے کام نہیں کر رہے یا کوئی اور Organ فنکشن نہیں کر رہے اس کی وجہ سے موت واقع ہونی ہے جیسے Brain Damage ہو چکا ہے۔ اس وقت اس کو آرٹیفیشل Oxygen جو دی جاتی۔ یا Ventilation پر رکھا جاتا ہے، یا مشینیں استعمال کی جاتی ہیں تو کیا تم یہ پوچھنا چاہتی ہو کہ آیا ان کو رکھنا چاہئے یا نہیں؟ یا تمہارا سوال یہ ہے کہ آیا Mercy Killing جائز ہے یا نہیں آسٹریا میں قانون ہے کہ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو ڈاکٹر اس کو دوائی دیتا ہے یا ٹیکا لگاتے ہیں۔ تنگ آگیا لمبی بیماری سے اس کو اعصابی بیماری ہے یا Depression کی بیماری ہے یا Old Age کی بیماری ہے کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں، تو اس کو ٹیکا لگائیں اور مار دیں۔ یہی سوال پوچھا ہے۔ جرمنی میں تو یہ قانون نہیں ہے؟

اس پر وقفِ نو بچی نے عرض کیا جی جرمنی میں نہیں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

UK میں بھی نہیں ہے، بعض ملکوں میں ہے۔ اس لئے لوگ وہاں جاتے ہیں۔ UK سے بھی اور ادھر جرمنی سے بھی دوسرے مختلف ملکوں میں جاتے ہیں اور وہاں جا کر مر جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ تو اس کے گھر والوں کا کام ہے کہ اس کی خدمت کریں اور اس کو پالیں۔ اللہ تعالیٰ نے اگر موت دینی ہے خود ہی دے دے گا۔ کبھی کسی کی لمبی بیماری چل رہی ہے تو ہو سکتا ہے اس کے گناہوں کی بخشش کا سامان پیدا ہو رہے ہوں۔ تو تم اس کو کیوں مارنا چاہتی ہو۔ اس لئے یہ غلط ہے اور (دین) میں یہ جائز نہیں ہے۔

اس وقفِ نو بچی نے دوسرا سوال کیا کہ میرا ایک اور سوال تھا کہ آپ کے پاس ایک ID-Card ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے پاس میرے ملک کا اپنا ID-Card ہے۔ ایک Aims کا Card میرا بھی ہے۔ میں بھی جہاں جلسہ پر جاؤں تو وہ دکھا کر جلسہ میں Enter ہو سکتا ہوں۔ بلکہ جو جلسہ کی ڈیوٹیاں لگتی ہیں، تو سب سے پہلے میں اپنا Card چیک کرواتا ہوں تا کہ میری Entry ہو جائے۔

ایک واقفِ نو بچی نے سوال کیا:

ایک لڑکی جو وقفِ نو میں ہے وہ Dolmetscher یعنی Translator بن سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ضرور بن سکتی ہے۔ بلکہ بننا چاہئے۔ یہی تو میں نے کہا ہے کہ بنو۔ کئی دفعہ میں کہہ چکا ہوں اور تمہیں ابھی یہ بھی نہیں پتہ۔ تم وقفِ نو کی لڑکی ہو اور 15 سال کی بھی ہو گئی ہو۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اجازت نہیں ہوتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نہیں، اس کی اجازت ہے۔ ضرور ہے بلکہ اچھی بات ہے۔ Translator بنو اور پھر اتنی اچھی Language ہو جائے کہ جو بھی زبان تم سیکھو، جرمن یا کوئی اور تو پھر کتابیں بھی Translate کر سکو، Litrature کو Translate کر سکو۔

ایک وقفِ نو بچی نے عرض کیا کہ:

میرا سوال یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی صحیح عمر کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب تم برداشت کر سکتی ہو۔ کوئی عمر نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر سٹوڈنٹ ہو تو اور تمہاری ابھی پڑھنے کی عمر ہے، عادت ڈالنی ہو تو روزہ رکھ لینا چاہئے۔ لیکن اس وقت جب چھوٹے روزے ہوں۔ لیکن آجکل تو 20,19,18 گھنٹے کے روزے ہوتے ہیں۔ اس لئے چھوٹی عمر کو اور سٹوڈنٹس کو جب وہ سکول جا رہے ہیں تو نہیں رکھنے چاہئے۔ 17 تا 18 سال کی عمر میں جب آدمی پوری طرح میچور ہو جاتا ہے تو اس وقت رکھنا چاہئے۔ لیکن اس سے پہلے بھی کبھی عادت ڈالنے کے لئے روزے رکھ لینے چاہئیں۔ لیکن اگر اتنی کمزور ہو، تمہاری طرح کہ روزہ رکھو 18 گھنٹے کا اور شام کو ضعف میں پڑ جاؤ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ روزہ کا مقصد، دعا کرنا عبادت کرنا ہے، اگر سارا دن بھوکے رہ کر پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھی جاتیں تو تمہارے روزہ کا فائدہ کیا؟ پھر قرآن کریم بھی پڑھنا چاہئے نمازیں بھی اچھی طرح پڑھنی چاہئیں صبح تہجد بھی اٹھ کر پڑھنی چاہئے، اگر یہ سارے کام کر سکتی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ پھر 17 تا 18 سال کی عمر میں جب انسان تھوڑا بالغ ہو جاتا ہے، اس وقت رکھو۔ باقی عادت ڈالنے کے لئے بھی 12,11,10 سال کی عمر میں بچے چھوٹے دنوں کے روزے رکھ لیتے ہیں۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

جب ہم جرمن زبان میں خط لکھتے ہیں اور آپ کو بھیجتے ہیں تو آپ جرمن خط پڑھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جرمن تو مجھے آتی نہیں اس لئے تمہارا خط اس طرح سے تو نہیں پڑھتا لیکن اس جرمن خط کا Translation ہو کر اس کی Summary بن کر میرے پاس آجاتی ہے۔ وہ میں ضرور دیکھ لیتا ہوں۔ پھر جو کوئی بات جواب دینے والی ہو تو اس کو میں لکھ دیتا ہوں۔ ورنہ جو دعائیہ ہو تو اس پر دعائیہ جواب لکھ کر کہہ دیتا ہوں، کیونکہ ان کو میں نے بتایا ہوا ہے کہ دعائیہ جواب دے دیں۔ تو وہ جرمن زبان میں دے دیتے ہیں۔ لیکن سارے خط جو تمہارے آتے ہیں، میرے سامنے سے گزر جاتے ہیں اور اس کی Summary بن کر آجاتی ہے اور نام میرے سامنے آجاتے ہیں۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

میرے دو سوال ہیں۔ پہلا یہ کہ جو کلاس ہوتی ہے وہ آپ صرف وقفِ نو کی بچیوں کے ساتھ کیوں رکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کس نے کہا ہے کہ صرف وقفِ نو کی بچیوں کے ساتھ رکھتے ہیں؟ UK میں کلاسیں ہوتی ہیں وہ دوسرے بچے اور بچیوں کے ساتھ بھی ہوتی ہیں۔ کل جو یونیورسٹی سٹوڈنٹس تھے ان کے ساتھ دو کلاسیں ہوئی ہیں۔ جرمنی میں ہوئی ہیں۔ لمبی چوڑی ملاقات ہوئی ہے۔ گھنٹے سے زیادہ کی ہوئی۔ اگر وقت ہو تو دوسروں کے ساتھ بھی رکھ لیتا ہوں۔ لیکن واقفات نو اس لئے کیونکہ انہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے اور ان کو ضرورت ہے کیونکہ انہوں نے دین کے کام کرنے ہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے کہ وہ دین کے کام کے لئے آگے آئیں گی۔ اس لئے ان کو زیادہ توجہ دینے کے لئے کلاس رکھتا ہوں، تا کہ وہ زیادہ Trained ہو جائیں اور باقیوں کو بھی Training دے سکیں۔ اگر وقت ہو تو دوسروں کے ساتھ بھی کر لیتا ہوں۔ UK میں بھی بعض دفعہ دوسروں کے ساتھ کر لیتا ہوں۔

اس وقفِ نو بچی نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نو بیویاں تھی یا دس۔ کیونکہ اس کا مجھے صحیح نہیں پتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضور ﷺ کی نو بیویاں تھیں اور زندگی میں ایک وقت میں میرا خیال ہے سات تھیں۔ یا نو تھیں ایک وقت میں۔ لیکن یہ اجازت صرف آنحضرت ﷺ کے لئے تھی، کیونکہ آپ اس وقت صحیح طرح حق ادا کر سکتے تھے۔ باقی مسلمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ چار ہیں اور وہ بھی بعض حالات میں ہیں کہ اگر شرطیں پوری ہو سکتی ہیں، تمام Condition پوری ہو سکتی ہیں اور ضرورت بھی موجود ہو، بعض ایسی چیزیں ہیں جن سے شادی کرنا ضروری ہو جائے، اس لئے ایک سے زائد کی اجازت ہے۔ Otherwise حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر مردوں کو پتہ ہو کہ شادی کر کے عورت یعنی اپنی بیوی کا حق ادا کرنا کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا نہ کرنے کا کتنا بڑا گناہ ہے اور پھر کتنی اللہ تعالیٰ سزا دے گا تو پھر مرد شاید ایک شادی بھی نہ کریں۔ عورتوں کے تو بڑے حق ہیں۔ اس حق کو ادا کرنا ضروری ہے۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

جو آپ ٹوپی پہنتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ٹوپی کا مطلب پگڑی ہے۔ یہ روایت ہے، حضرت مسیح موعود پہنا کرتے تھے، خلفاء پہنتے ہیں۔ اس لئے روایتاً چل رہا ہے، اس کی کوئی Significance ایسی نہیں ہے کہ شرعی حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ اور طرح کی پہنا کرتے تھے۔ مختلف وقتوں میں مختلف تھی۔ عربوں میں ویسے بھی اتنا رواج نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک چھوٹی سی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔ ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک بادشاہ تھا غالباً وہ روم کا تھا۔ اس کے سر میں بڑا درد ہوتا تھا۔ تو اس کو خواب آئی کہ جو اسلام کا خلیفہ ہے اس کی ٹوپی تم منگا کر سر پر پہنو تو تمہارا سر درد ہٹ جائے گا۔ یا کسی نے اس کو یہ بتایا تھا تو اس نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ مجھے اپنی ٹوپی بھیجیں میرے سر میں درد ہوتا ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنی ایک پرانی سی ٹوپی جو کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی جیسا تم نے اپنے سر کے اوپر نقاب باندھا ہوا ہے۔ اپنے حجاب کے اوپر، اس طرح کی ٹوپی وہ جو حاجی بھی پہنتے ہیں۔ عام لوگ پہنتے ہیں۔ میں نے بھی گھر میں جب نماز پڑھنی ہو تو چھوٹی سی ٹوپی پہنتا ہوں۔ تو وہ ٹوپی جو گندی میلی ٹوپی تھی سر پر تیل لگ لگ کر تیل سے بالکل Oili ہوئی تھی۔ پرانی ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ کو بڑا غصہ چڑھا کہ میں اتنا بڑا بادشاہ ہوں مجھے یہ گندی سی ٹوپی بھیج دی ہے۔ میں نہیں پہنوں گا۔ اس کو اتنا شدید سر درد ہوا کہ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے دیکھ لیتے ہیں۔ اس نے ٹوپی پہنی تو سر درد ہٹ گئی۔ پھر اس نے اتاری کہ نہیں میں نہیں اب پہنوں گا سر درد تو ٹھیک ہو گئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسے دوبارہ سر درد ہوئی تو اسے پھر مجبوراً پہننی پڑی۔ تو اس طرح اس کا سر درد ہٹتا تھا، یہ ٹوپی کی برکت تھی۔ بہر حال، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاص قسم کی ٹوپی کی اہمیت نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرنے کے لئے جانا ہے یا ویسے ہی Out of Respect تمہیں عبادت کے

لئے تو پہننی ہی پہننی ہے۔ لیکن ویسے بھی ایک اچھا لباس ہے، ہمارا رواج بھی ہے۔ اس لئے پہنی جاتی ہے۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

ہدایت دینے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ کس انسان کو دینی ہے اور جن لوگوں کو ہدایت نہیں ملتی تو کیا وہ گناہگار ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ مجھے پتہ ہے کہ کس نے ہدایت لینی ہے، اللہ تعالیٰ کو انسان کے انجام کا پتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تمہارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ تم اپنا فرض ادا کرو۔ آنحضرت ﷺ کو بھی یہی فرمایا کہ آپ ﷺ کا کام تبلیغ کرنا ہے، آنحضرت ﷺ کو فرمایا ہے آپ تبلیغ کریں گو ہدایت کون پاتا ہے کون نہیں پاتا یہ مجھے پتہ ہے کہ کس نے ہدایت پانی ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ میں مکہ کے سارے لوگوں کو تبلیغ کی۔ سب کی ہدایت کے لئے دعا بھی کی ہوگی۔ بلکہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کے لئے دعا کی کہ اگر یہ دو مجھے مل جائیں تو میرے پاس ایک طاقت آجائے گی۔ تو ان میں سے ایک ابوالحکم تھا جس کو بعد میں ابو جہل کہتے ہیں اور ایک حضرت عمرؓ تھے۔ اللہ تعالیٰ کو تو یہ پتہ تھا کہ حضرت عمر نے ہدایت پانی ہے۔ اس لئے ان کا ایک واقعہ ہو گیا اور قرآن شریف کی ایک آیت نے ان کی ہدایت کا سامان کر دیا اور جو ابوالحکم تھا وہ ابوجہل ہو کر مر گیا۔ اس کو ہدایت نہیں ملی۔ اس لئے ہمیں نہیں پتہ کہ کس نے ہدایت پانی ہے۔ لیکن ہمارا یہ کام ہے کہ ہر ایک کو ہدایت کا پیغام پہنچائیں اور اگر کوئی ہدایت نہیں پاتا تو وہ اپنے عملوں کی وجہ سے نہیں پاتا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ پوچھے گا کہ جب ہدایت تمہیں مل گئی تو تم نے کیوں نہیں مانا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ علم تو ہے کہ اس نے نہیں ماننا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ تم نے نہیں ماننا، بعض لوگ مان جاتے ہیں اور بعض پھر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جو جرم کرتے ہیں اس کی سزا تو اللہ تعالیٰ اس کو دے گا۔ کیا دیتا اور کس طرح دیتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ایک وقفِ نو بچی نے عرض کیا:

حضور آپ کا بہت بہت شکریہ جب ہمبرگ کی لجنہ اور ناصرات لندن آئی تھیں، تو آپ کا بہت بہت شکریہ کہ ہم بیت میں ٹھہر سکے اور وہاں سب کچھ دیکھ سکتے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر وہاں آپ گئی تھی تو اچھا ہوا۔ مجھے لگتا ہے کہ شکریہ کا خط لکھ دیا تھا۔

اس پر وقفِ نو بچی نے عرض کیا:

لگتا ہے ابھی نہیں لکھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لگتا ہی ہے ابھی تک۔ مجھے شکریہ کا خط کئی عورتوں نے لکھ دیا تھا۔ جزاک اللہ۔

ایک وقفِ نو بچی نے سوال کیا:

جماعتی کاموں کو اور اپنے سکول کے کام کو ٹھیک ٹھیک رکھنے کے لئے کتنی محنت کرنی چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنی پڑھائی کی طرف پوری توجہ دو۔ اپنے سکول کا کام روز کا روز کرو، سکول کی جو پڑھائی ہے اس پر پوری طرح توجہ دو۔ اس کے بعد جو Weekend ہے، اس میں ایک دن تو کچھ گھنٹے جماعت کو دے سکتی ہو تو دو۔ اگر دوسرے دن بھی دے سکتی ہو، تو دو۔ لیکن بہرحال جو پڑھائی اس مقصد سے کرنی ہے کہ علم حاصل کر کے میں نے جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اگر اب وقت ضائع کر دیا تو پھر اس پڑھائی کے لئے دو سال بعد وقت دوبارہ نہیں مل سکتا۔ لیکن جماعتی کام کے لئے وقت دو سال بعد مل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن عادت ڈالنے کے لئے ساتھ ساتھ Weekend پر کچھ نہ کچھ اجلاس اگر ہوتے ہیں یا اور کوئی کام سپرد ہیں، جو گھنٹے دو گھنٹے میں ہو جاتا ہے تو کر لیا کرو۔ آپ لوگوں کے پاس ایسا کون سا کام ہے جو سارا دن لگ جائے اور ختم نہ ہو۔ اگر گپیں مارنی ہوں تو اور بات ہے۔ لجنہ بیٹھ کر گپیں مارتی رہتی ہے۔ باقی کام تو گھنٹے میں ختم ہو جاتے ہیں۔

اس واقفِ نو بچی نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو فرعون تھے ان کو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ آخری فرعون تھے۔ کیا وہ حقیقۃً آخری فرعون تھے یا ان کے بعد بھی کوئی آیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

فرعون تو پیدا ہوتے ہی رہے ہیں۔ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اس فرعون کا جسم بھی محفوظ ہو گیا تھا جو دریا میں ڈوبا تھا اور اس کے بعد بھی فرعون بنا۔ حضرت موسیٰؑ تو ہجرت کر گئے تھے اور اپنے علاقہ کنعان میں چلے گئے تھے۔ وہاں فرعون تو پیدا ہوتے رہے ہیں۔ فرعونوں کی تاریخ تو بڑی پرانی ہے۔ چلتی رہی ہے۔ فرعون تو بادشاہوں کا لقب تھا۔ بادشاہت تو ختم نہیں ہو گئی تھی۔ جو بادشاہت رہی وہی فرعون تھے۔

ایک وقفِ نو بچی نے عرض کیا:

میرا سوال ہے کہ ہم واقفِ نو جماعت کی ترقی کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے اچھا یہ کر سکتے ہیں کہ جماعت کی تعلیم حاصل کریں اور اس تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم پڑھیں 14،13 یا 15 سال کی تو ہو گئی ہیں۔ قرآن کریم پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا دینی علم حاصل کریں، خود بھی اختیار کریں اور پھر آگے بھی بتائیں اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ جب شادیاں ہو جائیں گی تو اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں۔ اس کے علاوہ اپنے ماحول میں لجنہ کی لڑکیوں کی اچھی تربیت کریں۔ پھر اگر کچھ بن جاؤ گی، اگر ڈاکٹر بن جاؤ گی، تو ڈاکٹر بن کر خدمت کرو یا انجینئر بن جاؤ گی یا کچھ حد تک Architect، ورنہ Teacher یا Translator بن جاؤ تو زیادہ اچھی بات ہوگی۔ تو ان فیلڈ میں خدمت کرو گی۔

ایک واقفِ نو بچی نے سوال کیا:

جب ہم دوسروں کو دعوت الی اللہ کرتے ہیں، تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب صلیب پر چڑھایا گیا تو پھر ان کی پسلی زخمی ہو گئی تو اس وقت پانی اور خون نکلا تھا۔ سائنسی لحاظ سے یہ کہاں ثابت ہے کہ جب پانی اور خون نکلے تو انسان زندہ ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تم ذرا Science پڑھو تو تمہیں پتہ لگ جائے گا۔ پسلی چیک نہیں کی تھی بلکہ نیزہ یوں کر کے کھینچا تو خون نکلا تو جب انسان زندہ ہوا اور دل دھڑک رہا ہو تو وہاں سے خون رستا ہے۔ مردہ آدمی کے جسم سے خون نہیں رسا کرتا۔ جب سپاہیوں نے نیزہ یوں کر کے (اوپر سے نیچے) ان کے جسم پر پھیرا تو وہاں سے خون نکلا ساتھ ہلکا سا پانی بھی تھا، تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ زندہ تھے اور اس کے بعد یہ ثابت ہوا کہ حواریوں نے انہیں ایک کمرہ میں رکھا۔ پھر وہاں ایک مرہم عیسیٰ ایک دوائی بنائی گئی۔ وہ مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ان پر لگائی گئی۔ اگر وہ مردہ ہو گئے تھے تو ان کے زخموں کو Heal کرنے کے لئے دوائی لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ تو سائنسی طور پر یہ ثابت ہے کہ انسان زندہ ہو تو تب ہی خون نکلتا ہے ورنہ نہیں نکلتا۔

ایک واقفِ نو بچی نے سوال کیا کہ میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ ایک حدیث ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی وجود ہیں۔ اس کی وضاحت کر دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وضاحت کیا کریں۔ یہ بات ہم مانتے ہیں۔ تو اس میں وضاحت کی ضرورت کیا ہے۔ تم مانتی ہو کہ حضرت مسیح موعود، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں اور تم یہ بھی مانتی ہو کہ وہ مہدی معہود ہیں۔

اس پر بچی نے عرض کیا جی حضور یہ مانتی ہوں۔

اور تم یہ مانتی ہو کہ وہ امام مہدی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بس پھر ایک وجود ہو گیا۔ یہی حدیث تھی۔ مسیح اور مہدی دو مختلف وجود نہیں ہو سکتے کیونکہ ایک نے آنا ہے پیار محبت کی تعلیم دینے اور دوسرے نے تلوار چلانی ہے تو کام کس طرح بنے گا۔ نہ مسلمانوں میں سے کوئی بچے گا نہ عیسائیوں میں سے کوئی بچے گا۔ یہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں...... ایک ہی آدمی اگر آئے تو دنیا کا فساد ختم ہو سکتا ہے ایک ہی وقت میں مختلف قسم کے نبی نرمی اور سختی کی تعلیمات کے ساتھ اترنے شروع ہو گئے تو پھر فساد ختم نہیں ہوگا۔ نئے سرے سے فساد شروع ہو جائے گا۔

ایک بچی نے سوال کیا:

کچھ لوگ جو مذہبی نہیں ہوتے ان کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنایا ہے تو وہ آگے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) کس نے بنایا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ جو اللہ کو ہی نہیں مانتا تم اس کو اگر یہ کہو گی کہ اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ نے مذہب بھیجا اور یہ سب کچھ کیا ہے تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کو میں مانتا ہی نہیں مجھے مذہب سے کیا۔ تو ضروری ہے کہ تم اسے پہلے یہ منواؤ کہ خدا ہے۔ وہ یہ مانتے ہیں کہ کوئی طاقت ہے جو ساری دنیا کے نظام کو چلا رہی ہے۔ یہ مانتے ہیں کہ ایک نیچر کے ذریعہ سے چل رہا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ جو طاقت ساری دنیا کے نظام کو چلا رہی ہے، اس طاقت کو کس نے بنایا؟ وہ کہیں گے اس طاقت کے اوپر کوئی طاقت ہے۔ جس طاقت پہ بھی ان کو لے آتی ہو۔ آخر ایک حد پہ پہنچ کے، انہیں کوئی نہ کوئی تو بات ماننی پڑے گی کہ کوئی طاقت ہے پھر جو طاقت ان کے نزدیک آخری طاقت ہے وہی خدا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر بنانے لگے تو کس کو کس چیز نے بنایا۔ پس سوال یہ ہے کہ جو ان کے نزدیک ایک طاقت ہے اس کو کس نے بنایا۔ خود بخود بن گئی؟ اگر وہ خود بخود بن گئی تو خدا بھی خود بخود بن گیا۔ تم وہ کتاب ''ہمارا خدا'' پڑھو، بچوں کے لئے بھی سمجھ میں آنے والی اچھی آسان کتاب ہے۔ معلوم نہیں اس کا جرمن میں ترجمہ ہوا ہے کہ نہیں انگلش میں ترجمہ Our God کے نام پہ ہو گیا ہے، یہ کتاب پڑھو اور اس کو پڑھ کے پھر بتایا کرو کہ خدا ہے اور کس نے بنایا اور کس طرح بنا۔ خود پڑھا بھی کرو وقف نو بن گئی ہو تو کچھ اپنا بھی علم حاصل کرو۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالسمیع صاحب مربی سلسلہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

تنزیلہ احمد بنت مکرم احمد محمود صاحب فاروق آباد ضلع شیخوپورہ نے بعمر 10 سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزہ کو قرآن پڑھانے کی سعادت عزیزہ کی والدہ کے حصے میں آئی۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 18 مئی 2015ء کو فاروق آباد میں ہوئی محترم مبارک احمد معین صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے اس سے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ عزیزہ مکرم محمد رشید شاد صاحب کی پوتی اور حضرت میاں پیراں دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم محمد ابراہیم فرشتہ صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن کا فہم و ادراک عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ماجد نصیر صاحب مربی سلسلہ مانگا ڈوگراں ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ مانگا ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کے تین بچوں مستقیم احمد عمر 10 سال ابن مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب صدر جماعت مانگا ڈوگراں، حسیم احمد عمر 11 سال ابن مکرم فضل کریم بابر صاحب اور فائزہ فضل بنت مکرم فضل کریم بابر صاحب نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ ان تینوں کی تقریب آمین مورخہ 14 جون 2015ء کو مانگا ڈوگراں میں ہوئی۔ مکرم مبارک احمد معین صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے تینوں بچوں سے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے اور مکرم محمد اختر ونیس صاحب امیر حلقہ فاروق آباد نے دعا کروائی۔ مستقیم احمد مکرم چوہدری برکت علی صاحب مانگا ڈوگراں کا پوتا اور مکرم چوہدری احمد دین صاحب پیرو چک سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ اسی طرح حسیم احمد اور فائزہ فضل کریم مکرم محمد صدیق صاحب آف ڈیرہ ڈوگراں کے پوتا اور پوتی اور مکرم بشیر احمد صاحب کے نواسہ نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں کو باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم محمد عامر ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع بھکر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے معید احمد کمال واقف نو ابن مکرم ملک حامد رضا صاحب ناظم انصار اللہ ضلع بھکر کی تقریب آمین یکم رمضان المبارک 19 جون 2015ء کو منعقد ہوئی مکرم حافظ توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع بھکر نے عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم دن کو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ یوم خلافت

مکرم قمر محی الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 29 مئی 2015ء کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک خادم اور مکرم مدثر احمد ناصر صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروائی۔ حاضری 25 افراد تھی۔

اسی طرح 31 مئی 2015ء کو لجنہ اماء اللہ ملیانوالہ نے جلسہ یوم خلافت کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد ایک تقریر ہوئی۔ حاضری 17 تھی۔

نیز لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ ملیانوالہ کا جلسہ یوم خلافت 3 جون کو منعقد کیا گیا۔ جس میں صدر لجنہ اماء اللہ ضلع سیالکوٹ نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ حاضری 39 تھی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے امام کی خواہش کے مطابق اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے والا بنائے اور ہمیں کماحقہ برکات خلافت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب لندن کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے درد بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین

تقریب آمین

مکرمہ رفیقہ فضل الٰہی صاحبہ زوجہ مکرم فضل الٰہی صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے بیٹے مبین احمد دانش نے 11 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 4 جون کو گھر پر تقریب آمین ہوئی۔ بچے کی خالہ مکرمہ صفیہ شاہدہ صاحبہ امریکہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی ٹیچر مکرمہ امۃ الفضیلت ضیاء صاحبہ دارالعلوم شرقی نور کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم عطاء اللہ خاں خیلی صاحب معلم وقف جدید دلاور چیمہ ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی نادیہ عطا خاں خیلی نے 9 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی ہے۔ 15 مئی 2015ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم رفاقت احمد صاحب صدر جماعت نے بچی سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور دعا کرائی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم سے محبت اور اس کے احکامات کو سمجھنے اور عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ یوم خلافت

مکرم فضل احمد انجم صاحب معلم سلسلہ پھیرو چچی ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ کے فضل و کرم سے جماعت پھیرو چچی ضلع عمرکوٹ کو جلسہ یوم خلافت مورخہ 27 مئی 2015ء کو منانے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت نے دعا کرائی۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے بھی جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت کا مطیع اور فرمانبردار رکھے اور ہمارا ہر اٹھنے والا قدم خلافت سے وابستگی میں ہو۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان اور لیہ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم رفیق احمد ناصر صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد اکبر صاحب کارکن دفتر وصیت کا گلے کے کینسر کا لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ 23 جون 2015ء کے صفحہ 7 پر درخواست دعا کے اعلان میں مکرم مجید احمد قریشی صاحب کو ناظم مجلس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ لکھا گیا ہے۔ وہ ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقہ سرگودھا ہیں۔ احباب درستی فرمالیں۔

☆☆ ☆ ☆☆

جانوروں کے لینڈ مارک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہومیو کلاس 65 میں فرماتے ہیں:۔

”لینڈ مارک جانوروں نے بھی بنائے ہوتے ہیں۔ کیڑی بھی لینڈ مارک بناتی ہے۔ صحرا میں جگہ جگہ باریک باریک چھوٹے سے لینڈ مارک بناتی ہے بعض جانور اپنے لعاب اور گند درختوں پر ملتے جاتے ہیں۔ ایک جانور تین تین میل تک اپنی بدبو کے ذریعے واپس آ جاتا ہے۔ یہ بدبو عام آدمی کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے مگر وہ جانور اس کے ذریعے سے واپس آ جاتا ہے“۔

(الفضل 6 مئی 1995ء)

اس بات کی وضاحت آپ ہومیو کلاس 107 میں بھی کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

”برسات کے دنوں میں پاکستان میں یا انڈیا میں بعض دفعہ باورچی خانوں یا غسل خانوں میں ایک چھچھوندر پھر جاتی ہے اور بدبو برداشت سے باہر ہو جاتی ہے اور یہ بدبو قدرت نے ان کو خاص مقصد کے لئے دی ہوئی ہے۔ کیونکہ چھچھوندر کی آنکھیں کمزور ہوتی ہیں اور وہ اپنے راستے بدبو سے Trace کرتی ہے اور بعض جانور ہیں مثلاً بڑے جانور ان میں خدا تعالیٰ نے یہ مادہ رکھا ہوا ہے کہ وہ اپنے مسکن سے تیس تیس چالیس میل دور رات کو نکل جاتے ہیں اور ہر درخت کے اوپر کچھ عرصہ کے بعد تھوڑا سا پیشاب کرتے ہیں محض نشان ڈالنے کے لئے اور اس میں ایسی خاص بدبو ہوتی ہے جو کسی اور جانور میں نہیں ہوتی اور اس طرح واپسی پر مکمل سڑک Trace کر جاتے ہیں۔ ہر چیز میں اللہ نے حکمت رکھی ہوئی ہے۔

(الفضل 29 اپریل 1997ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جا سکتی ہے

25 جون 2015ء

12:30 am	دینی وفقہی مسائل
1:30 am	درس القرآن
2:45 am	درس رمضان المبارک
3:00 am	تلاوت قرآن کریم
4:00 am	عالمی خبریں
4:20 am	درس القرآن
5:35 am	ہمارا آقا
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
7:30 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں۔
8:00 am	دینی وفقہی مسائل
9:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:45 am	درس رمضان المبارک
12:05 am	یسرنا القرآن
12:35 am	درس ملفوظات
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:55 pm	الصیام
2:30 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	درس القرآن
5:30 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 2015ء
7:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
8:15 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:00 pm	Persian Service
9:35 pm	الصیام
10:10 pm	یسرنا القرآن
10:40 pm	عالمی خبریں
11:05 pm	سیرت النبی ﷺ

26 جون 2015ء

5:30 am	عالمی خبریں
5:50 am	الصیام
6:40 am	درس ملفوظات
7:25 am	تلاوت قرآن کریم
8:15 am	درس القرآن
9:55 am	سیرت النبی ﷺ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:50 am	درس رمضان المبارک
12:15 pm	راہ ہدیٰ
1:50 pm	انڈونیشین سروس
3:00 pm	درس القرآن 26 مئی 1985ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	یسرنا القران
7:20 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	سیرت رسول اللہؐ
9:00 pm	درس ملفوظات
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26 جون 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	Chef 's Corner
11:50 pm	سیرت رسول اللہؐ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	سیرت النبیؐ

داخلہ ٹیسٹ کا شیڈیول

ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ میں کلاس نہم کے داخلہ ٹیسٹ مندرجہ ذیل شیڈیول کے مطابق ہوں گے۔

وصولی فارم: 23 تا 30 جون 2015ء

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ: 30 جون

تاریخ ٹیسٹ: 5 جولائی کو صبح 8 بجے (انگلش سائنس، ریاضی)

میرٹ لسٹ: 9 جولائی

نوٹ: ناصر ہائی سیکنڈری سکول دارالیمن سے داخلہ فارم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں سحر و افطار 24 جون

انتہائے سحر	3:24
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 جون 2015ء

9:55 am	دینی وفقہی مسائل
11:50 am	درس رمضان المبارک
3:45 pm	درس القرآن
7:05 pm	دینی وفقہی مسائل

ارشد کمپوزنگ سنٹر
ارشد محمود
کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com
شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وکمنی
زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے اسٹیشن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

اوقات کار رمضان المبارک
صبح 8 تا 1 بجے شام 5:30 تا 7 بجے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:0476212434,6211434

عید کی نئی ورائٹی سج گئی ہے
نئے شوز۔ نئے ڈیزائن۔ نئی ورائٹی
نوٹ فرمالیں
ہر جمعہ کے دن لیڈیز، جینٹس اور بچگان کے شوز کی لوٹ میلہ سیل ہوا کرے گی
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

Éclat International
Australia, Canada & Denmark Skilled Immigration
Get Temporary & Permanent Residence in just ONE YEAR!
Skilled Immigration for ENGINEERS, DOCTORS (MBBS, Dental etc.),I.T PROFESSIONALS, CHARTERED ACCOUNTANTS, UNIVERSITY LECTURER, etc.
Send your C.Vfor free Assessment at
info@eclatint.com
- U.K Visit Visa/ Schengen Visit Visa/ Business Visa/ Spouse Visa
- 100 % Admission in Sweden and more chances of getting visa as compared with other countries.

Note: Please Call during office timing. Calls after office timing will not be entertained. Do mention Alfazl Reference in your Emailand Call.To visitoffices do get an appointment before coming.
M |0345-400-1057, W |www.eclatint.com, E | info@eclatint.com ,
Fb |www.facebook.com/eclat.int, L |0092-423-521-1792, Fax |0092-423-518-6755
T |Mon-Fri (10:00 A.M to 6:00 P.M)
Friday Break (12:00 P.M to 3:00 P.M)-Sat (10:00 A.M to 4:00 P.M)
WhatsApp & Viber |(0092-345-400-1057)

بسم اللہ فیبرکس
پروپرائٹر ڈوگر برادرز
بوتیک اینڈ میچنگ سنٹر
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0300-7716468

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214
دکان 6216216
فون گھر 047-6211971

دوکان / آفس کرایہ کیلئے خالی ہے
گول بازار کی بہترین Location پر OCS کے ساتھ
فون برائے رابطہ
047-6212566 , 0301-7972878